From:
Sent: Wednesday, June 10, 2020 9:14 AM
To: Darul Uloom Deoband, INDIA
Subject: استفتاء

باسمہ سبحانہ تعالی

السلام علیکم ورحمہ اللہ وبرکاتہ۔

کیافرماتے ہیں مفتیان دین مسئلہ ذیل میں

کہ اساتذہ مدارس اسلامیہ اجیر ہوتے ہیں۔اور اگر جانبین سے کوئی صراحت نہ ہو تو یہ عقد اجارہ عرف مدارس میں عقد مسانہہ ہوتاھے۔

توکیااس صورت میں جبکہ نیا سال شروع ہوچکاھے یا آئندہ لاک ڈاون ختم ہونے کے بعد جب مدرسہ کھلے تو اساتذہ کی رضامندگی کے بغیر نیز ان کی طرف سے کسی جرم یا کمی کوتاہی کے بغیر ان کو خدمت تدریس سے معزول کردینایاتااطلاع ثانی موقوف کردینایا ان کی تنخواہوں میں کمی کردینانظمائے مدارس کے لئے ازروئے شرع جائزھے؟جبکہ نظماء نے سال کے آخر میں اس طرح کا کوئی فیصلہ نہیں لیااور جب نئے سال کا آغاز ہوگیاتو عرف کے پیش نظر پہر عقد مسانہہ کی تجدید وتحقق سابقہ تنخواہوں پر مکمل ہوگیا۔

بینواتوجروا

دارالافتاء دارالعلوم دیوبند
DARUL IFTA DARUL-ULOOM, DEOBAND
Pin - 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com
حوالہ ....
التاریخ ....

۱۶۳/ستمبر/د

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداومصلیا مسلما الجواب وباللہ التوفیق جواساتذہ اور ملازمین مدرسہ کے مستقل ملازم ہوں، اُن کا معاملہ اگر چہ مسانہہ پر مبنی ہوتا ہے؛ لیکن بعض جگہ عرفاسال ختم ہونے کے بعد بھی عقد اجارہ قائم رہتا ہے، اس لیے نیا سال شروع ہونے کے بعد اگر صراحتا عقد اجارہ فسخ نہیں کیا گیا، تو مدرسین وملازمین اگلے مہینوں کی تنخواہ کے حقدار ہوں گے، اگر چہ عذر کی وجہ سے کام نہ کر سکیں؛ کیونکہ اجیر خاص کی طرف سے اگر تسلیم نفس پایا جائے بایں طور کہ وہ خود مفوضہ امور انجام دینے پر راضی ہو، نیز وہ عمل کی انجام دہی پر قدرت بھی رکھتا ہو، یعنی اس کی طرف سے عمل کرنے کے لیے کوئی رکاوٹ نہ پائی جائے، تو وہ اجرت کا حقدار ہوگا، خواہ مستاجر (انتظامیہ) اس سے کام لے یا نہ لے، اجرت کے استحقاق کے لیے عمل کرنا شرط نہیں ہے اور باقاعدہ فسخ کیے بغیر محض ادارے کے مالی مشکلات کی وجہ سے عقد اجارہ خود بخود ختم نہیں ہوتا۔

چنانچہ ادارے کی طرف سے اگر اجارہ ختم کرنے کا کوئی ضابطہ موافق شریعت مقرر ہے یا ملازمت کے وقت اجارہ کا معاملہ ختم کرنے کا کوئی طریق عمل آپس میں طے کرلیا گیا ہے، تو اس کے اختیار کیے بغیر معاملہ ختم نہیں ہوگا، پس موجودہ وقت میں لاک ڈاؤن کی وجہ سے جو حالات پیش آرہے ہیں، ان حالات میں نیا سال شروع ہونے کے بعد جب تک عقد اجارہ قائم رہے گا، مدرسین وملازمین تنخواہ کے حقدار ہوں گے، خواہ لاک ڈاؤن کی مجبوری کی وجہ سے مدرسین وملازمین کام نہ کر سکیں، یہ تو شرعی حکم ہوا، اب چند باتیں مشورۃ عرض کی جاتی ہیں:

مدارس دینیہ کا وجود اور ان کا قائم وباقی رہنا امت مسلمہ کے لیے نہایت ضروری ہے، دین اسلام کی سرسبزی وشادابی انہیں مدارس سے قائم ہے، اس لیے موجودہ غیر اختیاری حالات میں دینی اداروں اور مدارس کا شیرازہ منتشر نہ ہونے پائے اور دین کی خدمت مستحکم طور پر قائم رہے، اس لیے اساتذہ، ملازمین، ائمہ ومؤذنین کو اداروں سے مربوط رکھا جائے، معاملہ میں نرمی اور باہمی مراعات سے کام لیں، محض تنخواہ کے مسئلے کی وجہ سے نہ عقد اجارہ ختم کرنا چاہیے اور نہ ہی گنجائش ملنے کے باوجود پڑھنے پڑھانے کے سلسلہ کو موقوف کرنا چاہیے، اگر ادارے کو مالی مشکلات کا سامنا ہو، تو حالات بہتر ہونے تک مہلت لی جاسکتی ہے اور ایسے حالات میں مدرسین وملازمین کو بھی چاہیے کہ وہ فوری تنخواہ کا مطالبہ نہ کریں اور فراہمی مال کے سلسلے میں ادارہ کا تعاون کریں اور اگر کسی ادارے میں وسعت ہو، تو وقت پر تنخواہیں ادا کرنی چاہییں۔

یہ اصولی طور پر چند باتیں لکھ دی گئی ہیں، باقی مدرسہ کے مجموعی حالات، نیز مراعات ورخصت کے مقررہ ضابطے، مدرسہ کی مالی حالت، ملازمت کی نوعیت اور کارگردگی وغیرہ امور چونکہ مختلف ہوتے ہیں، اس لیے مذکورہ شرعی حکم اور مصالح مدرسہ کو سامنے رکھ کر بہتر ہے کہ ارباب حل وعقد کے مشورہ سے موجودہ حالات کے لیے کوئی ضابطہ اور طریق عمل خود طے کرلیا جائے، نیز اگر لاک ڈاؤن کی مدت طویل ہوجاتی ہے، تو بھی مصالح مدرسہ کو سامنے رکھتے ہوئے باہمی مشورے سے مصالحت کی کوئی مناسب صورت اختیار کرلی جائے۔

دَارُالافتاء دارالعُلوم دیوبَند
DARUL IFTA DARUL-ULOOM, DEOBAND
Pin - 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

حوالہ .... التاریخ ....

دلائل یہ ہیں:

شامی میں ہے: (والثاني) وهو الأجير (الخاص) ويسمى أجير واحد (وهو من يعمل لواحد عملا مؤقتا بالتخصيص ويستحق الأجر بتسليم نفسه في المدة وإن لم يعمل كمن استؤجر شهرا للخدمة أو) شهرا (لرعي الغنم) المسمى بأجر مسمى بخلاف ما لو آجر المدة بأن استأجره للرعي شهرا حيث يكون مشتركا إلا إذا شرط أن لا يخدم غيره ولا يرعى لغيره فيكون خاصا. (قوله وإن لم يعمل) أي إذا تمكن من العمل، فلو سلم نفسه ولم يتمكن منه لعذر كمطر ونحوه لا أجر له كما في المعراج عن الذخيرة. (الدر المختار مع رد المحتار: ۹/۹۵، كتاب الاجارة، زكريا)

درر الحکام شرح مجلۃ الاحکام میں ہے:

(المادة: (۴۲۵) الأجير يستحق الأجرة إذا كان في مدة الإجارة حاضرا للعمل] الأجير يستحق الأجرة إذا كان في مدة الإجارة حاضرا للعمل ولا يشرط عمله بالفعل ولكن ليس له أن يمتنع عن العمل وإذا امتنع لا يستحق الأجرة. ومعنى كونه حاضرا للعمل أن يسلم نفسه للعمل ويكون قادرا وفي حال تمكنه من إيفاء ذلك العمل. أما الأجير الذي يسلم نفسه بعض المدة، فيستحق من الأجرة ما يلحق ذلك البعض من الأجرة. (انظر المادة: ۴۷۰) مثال ذلك كما لو آجر إنسان نفسه من آخر ليخدمه سنة على أجر معين فخدمه ستة أشهر ثم ترك خدمته وسافر إلى بلاد أخرى ثم عاد بعد تمام السنة وطلب من مخدومه أجر ستة الأشهر التي خدمه فيها، فله ذلك وليس لمخدومه أن يمنعه منها بحجة أنه لم يقض المدة التي استأجره ليخدمه فيها. (البهجة). وإنما لا يشترط عمل الأجير الخاص بالفعل كما ورد في هذه المادة، لأنه لما كانت منافع الأجير مدة الإجارة مستحقة للمستأجر وتلك المنافع قد تهيئت والأجرة مقابل المنافع، فالمستأجر إذا قصر في استعمال الأجير ولم يكن للأجير مانع حسي عن العمل كمرض ومطر فللأجير أخذ الأجرة ولو لم يعمل (الزيلعي) .وعلى ذلك فللراعي الذي استؤجر على أن يكون أجيرا خاصا أخذ الأجرة تامة ما دام حاضرا للعمل ولو هلك بعض المواشي، أو كلها (رد المحتار). (درر الحكام في شرح مجلة الأحكام: ۱/۴۵۸، ط: دار الجيل، بيروت)

تبیین الحقائق مع حاشیۃ الشلبی میں ہے:

قال - رحمه الله - (والخاص يستحق الأجر بتسليم نفسه في المدة، وإن لم يعمل كمن استؤجر شهرا للخدمة أو لرعي الغنم) أي الأجير الخاص يستحق الأجرة بتسليم نفسه للعمل عمل أو لم يعمل سمي أجيرا خاصا وأجير وحد؛ لأنه يختص به الواحد وهو المستأجر وليس له أن يعمل لغيره. (قوله والمطر) حتى لو استأجره لاتخاذ الطين أو غيره في الصحراء فمطر في الصحراء ذلك بعد ما خرج الأجير إلى الصحراء لا أجر؛ لأن تسليم النفس في ذلك العمل لم يوجد لمكان العذر وبه كان يفتي المرغيناني اهـ دراية (تبيين الحقائق شرح كنز الدقائق وحاشية الشلبي ۵/۱۳۷، باب ضمان الأجير، ط: بولاق)

دَارُالافتاء دارالعُلوم دیوبَند
DARUL IFTA DARUL-ULOOM, DEOBAND
Pin - 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

التاریخ .... حوالہ ....

بنایہ شرح ہدایہ میں ہے:

(والأجير الخاص الذي يستحق الأجرة بتسليم نفسه في المدة وإن لم يعمل) ش: ما كان يرد على الأجير المشترك يرد هنا، فالجواب هو الجواب، ثم إنه إنما يستحق الأجرة بتسليم نفسه بدون العمل إذا تمكن من العمل. حتى لو سلم نفسه ولم يتمكن من العمل لعذر منعه لم يجب الأجر، فإنه ذكر في "الذخيرة" لو استأجره لاتخاذ الطين أو غيره في الصحراء فمطر ذلك اليوم بعدما خرج الأجير إلى الصحراء لا أجر له، وبه كان يفتي المرغيناني. (البناية شرح الهداية: ٩/ ٣٨٦، باب ضمان الأجير، ط: دار الفكر، بيروت)

اگر کسی نے چرواہے کو ایک مدت تک بکریاں چرانے کے لیے اجرت پر لیا؛ لیکن اتفاق یہ ہوا کہ درمیان مدت میں وہ بکریاں (بعض یا کل) مرگئیں تو وہ چرواہا تسلیم نفس کی بنا پر مکمل اجرت کا حقدار ہوگا۔

شامی میں ہے:

وليس للخاص أن يعمل لغيره، ولو عمل نقص من أجرته بقدر ما عمل فتاوى النوازل، (وإن) (هلك في المدة نصف الغنم أو أكثر) من نصفه (فله الأجرة كاملة) ما دام يرعى منها شيئا، لما مر أن المعقود عليه تسليم نفسه جوهرة، وظاهر التعليل بقاء الأجرة لو هلك كلها وبه صرح في العمادية۔ (قوله وظاهر التعليل إلخ) أي فقول الجوهرة ما دام يرعى منها شيئا لا مفهوم له. ورأيت بخط بعض الفضلاء أن مراد الجوهرة تحقيق تسليم نفسه بذلك لا شرط استحقاق الأجر كما فهم المصنف والمتون والتعليل يفيده اهـ وهو حسن. (قوله وبه صرح في العمادية) وهو الموافق لتصريح المتون بأنه يستحق الأجر بتسليم نفسه في المدة وإن لم يعمل. (رد المحتار: ٩/ ٩٦، كتاب الاجارة، ط: زكريا)

ان عبارات سے معلوم ہوا کہ اگر مدرس طلبہ نہ ہونے کی بنا پر یا انتظامیہ کی طرف سے ممانعت کی بنا پر تدریس کا فریضہ انجام نہ دے سکیں تو وہ تنخواہ کے حقدار ہوں گے بہ شرطے کہ انتظامیہ کی طرف سے فسخ اجارہ نہ پایا جائے۔

یہ تو اجارہ سے متعلق عبارتیں تھیں، اب کتاب الوقف کی واضح عبارتیں ملاحظہ کریں، جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مدرس تعلیم دینے پر آمادہ ہے؛ لیکن کسی ایسے مانع کی بنا پر تعلیم دینے سے قاصر ہے جس میں اس کے کسی قصور کا کوئی دخل نہیں ہے، تو مدرس اجرت کا حقدار ہوگا:

شامی میں ہے:

مطلب فيمن لم يدرس لعدم وجود الطلبة، وفي الحموي سئل المصنف عمن لم يدرس لعدم وجود الطلبة، فهل يستحق المعلوم؟ أجاب: إن فرغ نفسه للتدريس بأن حضر المدرسة المعينة لتدريسه استحق المعلوم، لا مكان التدريس لغير الطلبة المشروطين قال في شرح المنظومة: المقصود من المدرس يقوم بغير الطلبة بخلاف الطالب، فإن المقصود لا يقوم بغيره اهـ وسيأتي قبيل الفروع أنه لو درس في غيرها لتعذره فيها ينبغي أن يستحق العلوفة۔

دارُ الافتاء دارالعُلوم دیوبند
DARUL IFTA DARUL-ULOOM, DEOBAND
Pin - 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

حواله .... التاريخ ....

وفي فتاوى الحانوتي يستحق المعلوم عند قيام المانع من العمل ولم يكن بتقصيره سواء كان ناظرا أو غيره كالجابي.
(الدر المختار مع رد المحتار: ٦/ ٥٦٧، كتاب الوقف، زكريا)

شامی میں ایک دوسری جگہ ہے:

وحرر في تنوير البصائر أنه يتعين المكان الذي عينه الواقف لقراء القرآن أو للتدريس، فلو لم يباشر فيه لا يستحق المشروط له لما في شرح المنظومة: يجب اتباع شرط الواقف، وبالمباشرة في غير المكان الذي عينه الواقف يفوت غرضه من إحياء تلك البقعة. قال: وتحقيقه في الدرة السنية في مسألة استحقاق الجامكية اهـ. (قوله فلو لم يباشر فيه إلخ) أي مع إمكان المباشرة فيه، لما في فتاوى الحانوتي: إذا شرط الواقف المعلوم لأحد يستحقه عند قيام المانع من العمل ولم يكن بتقصيره سواء كان ناظرا أو غيره كالجابي اهـ وكذا المدرّس إذا درس في مدرسة أخرى لتعذر التدريس في مدرسته كما نقله الشارح عن النهر بحثا قبيل الفروع في آخر كتاب الوقف ونحوه في حاشية الحموي، والله تعالى أعلم. (رد المحتار: ۱۰/ ۳۹۶، ط: زكريا)

نیز دیکھیے: فتاوی محمودیہ: ۱۴/ ۵۳۲، آپ کے مسائل اوران کا حل: ۷/ ۲۵۴، فتاوی حقانیہ: ۶/ ۲۶۱، فتاوی قاسمیہ: ۲۱/ ۵۴۲، وغیرہ، ان کتب میں ہڑتال، کرفیو اور فسادات کی بنا پر مدارس بند رہنے کے دوران مدرسین کے استحقاقِ اجرت کی بات تحریر ہے، نیز امداد الفتاوی: ۳/ ۳۴۷، ۳۴۸، ط: کراچی) میں ایامِ مرض کی تنخواہوں کے سلسلے میں معطین کی رضا کو بنیاد بنایا گیا ہے۔ فقط واللہ تعالی اعلم بالصواب

کتبہ الاحقر
زین الاسلام قاسمی
نائب مفتی دارالعلوم دیوبند
۲۸/ ۱۰/ ۱۴۴۱ھ
۲۱/ ۶/ ۲۰۲۰ء

الجواب صحیح
محمود حسن غفرلہ
بلند شہری
۲۸/ ۱۰/ ۱۴۴۱

الجواب صحیح
۲۹/ ۱۰/ ۱۴۴۱

الجواب صحیح
وقار علی غفرلہ
۲۹ رشوال ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
۲۹/ ۱۰/ ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
۲۹/ ۱۰/ ۱۴۴۱ھ

الجواب صحیح
۲۹/ ۱۰/ ۱۴۴۱ھ